© rasailojaraid.com

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

چوہدری محمد اشرف باجوہ بھی جدا ہوگئے ۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

دارالاسلام پٹھانکوٹ سے لے کر منصورہ تک میں نے اس مردِ سروقامت کے چہرۂ روشن کو ہر مرحلہ میں اپنے سامنے سامنے دیکھا ۔ کم سخن مگر صداقت بیان ۔ خواہ مخواہ کی تقریر بازیوں اور نکتہ آفرینیوں کے بغیر کام کی بات اجمال سے کہہ دینا اور تنقیدی یا اختلافی بات کرنی ہو تو بڑے ٹھہراؤ سے کر دینا ، یہ ان کے کمالات تھے ۔

اِس پورے عرصۂ ربط میں میں نے نہیں جانا کہ ان کی طرف سے کسی کو اذیت پہنچی ہو بلکہ منصورہ کی قریبی رہائش کے بعد تو مزید اسرار و رموز کھلے کہ یہ شخص تو دوسروں کی خدمت سے خوشی حاصل کرتا ہے ۔ اور آج یہ حقیقت بھی مجھے تحیر کے ایک چکر میں ڈالے ہوئے ہے کہ چوہدری صاحب مرحوم نے جماعت یا کسانوں کے لیے کام کرتے ہوئے نہ کبھی کوئی معاوضہ لیا اور نہ سفر خرچ ۔ وہ رتبۂ بلند الگ کہ دین اور انسانیت کے لیے مسلسل انفاق کرتے تھے ۔ اس کے سامنے ملایئے ، تہجد اور اشراق اور چاشت کے نفل ، اور پھر سوچیئے کہ آج کرداروں کے کتنے آئینوں میں اسلاف کا اتنا پتہ تو رہ گیا ہوگا ۔ حق یہ ہے کہ صفِ اوّل میں چوہدری صاحب جیسے دس پانچ افراد ایسے تھے جن کی برکت سے ہم تمام لوگ نظریہ نصب العین اور رزقِ حلال اور صدقِ مقال اور جہادِ دعوت کی راہ پر مضبوطی سے قائم رہے ۔ یہ قیمتی لوگ جب ایک ایک کرکے اُٹھنے لگے تو اندیشہ ہوا کہ کہیں ہمارا مخصوص رنگ اُڑنے نہ لگے ۔ اشرف صاحب کے رخصت ہونے کے بعد دل اور بھی مضطرب ہوگیا ہے ۔ مگر اصل دار و مدار تو خدا پر ہے ۔ وہ ہے تو دین بھی قائم اور داعیانِ دین بھی سلامت !

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چوہدری اشرف باجوہ صاحب کی قدر میری نگاہ میں اس لیے بھی بہت بڑھ گئی کہ اُن کے گھر کی فضا بہت اچھی ہے۔ اور ان کے جوان صاحبزادے ایسے حلیم اور متواضع اور خوش اخلاق ہیں کہ انہیں دیکھتے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ کیسے شخص کی شفقتوں اور توجہات نے ان کو سانچے میں ڈھالا۔ اب بیٹے باپ کے مشن کا علم بلند تر کریں گے۔ یہ ایک اچھا باغ انہوں نے میراث میں چھوڑا ہے جو ہر سال ثواب کے پھل اُن کو دیتا رہے گا۔

چوہدری محمد اشرف باجوہ ۱۹۲۳ء میں تلونڈی میں پیدا ہوئے ۱۹۴۳ء میں زرعی کالج لائل پور سے بی ایس سی کی ڈگری حاصل کی اور ساتھ ہی بطور انسپکٹر زراعت ملازمت کا آغاز کیا۔ ملازمت کے دوران ہی میں مولانا مودودیؒ سے رابطہ ہوا اور دارالاسلام پٹھانکوٹ جاتے رہے۔ ۱۹۴۹ء میں ملازمت چھوڑ کر صادق آباد میں اقامت اختیار کی اور جماعتِ اسلامی کے رکن بن گئے۔ صادق آباد کی غلہ منڈی میں کاروبار بھی کیا جو اب تک جاری ہے۔ مسجدیں بھی بنائیں اور مدرسے بھی چلائے۔ نیشنل گارڈ ضلع رحیم یار خان کے اہتمام سے جہادِ کشمیر کے محاذ پر سات آٹھ ماہ تک خدمات انجام دیں۔ کاشتکاروں کے ایک وفد کے ساتھ چین کا مطالعاتی دورہ کیا۔ وہ صدر کسان بورڈ پاکستان بھی تھے۔ مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ جماعت اسلامی پاکستان کے ممبر بھی۔ پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل، پاکستان زرعی تحقیقاتی سنٹر، پاکستان ایگریکلچر پرائس کمیشن، ٹوبیکو بورڈ، رائس بورڈ وغیرہ اداروں میں کاشتکاروں کی نمائندگی کرتے رہے۔

۲۴/۳/۸۸ کو کمزوری محسوس کی، ۴/۴/۸۸ کو منصورہ ہسپتال میں داخل ہوئے، ۶/۴/۸۸ کو شیخ زید ہسپتال میں منتقل ہوئے اور ۹/۴/۸۸ کو سفرِ دارالبقا پر روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو رحمت و مغفرت سے نوازے، ان کے گھر والوں اور تمام اہل خاندان کو نہ صرف صبر دے، بلکہ مرحوم کا سا جذبۂ خدمتِ دین و انسانیت عطا کرے، وہ ان کے بچوں کو ان کی جدائی کے صدمے کی تلافی کے لیے اپنی خاص نوازشات سے حصہ دے۔ آمین!

© rasailojaraid.com